

طبی مسائل
اور علماء ہند کے فیصلے

ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : طبی مسائل اور علماء ہند کے فیصلے
صفحات :
قیمت : ۱ روپے
سن طباعت : جون ۲۰۱۵ء

ناشر

ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی

۱۶۱ - ایف، پیمنٹ، جوگا بائی، جامعہ نگر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵

فون: 011-26981327

ای میل ifapublications@gmail.com



۲

فہرست

پیش لفظ: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ۷

طبی مسائل :

- ۱- طبی اخلاقیات اور اطباء کے فرائض ۱۱
- ۲- ضبط ولادت ۱۳
- ۳- اعضاء کی پیوند کاری ۱۵
- ۴- ایڈز ۱۷
- ۵- کلوننگ ۱۹
- ۶- جلاٹین ۲۰
- ۷- الکحل ۲۱
- ۸- میڈیکل انشورنس ۲۲
- ۹- جینیٹک ٹسٹ ۲۳
- ۱۰- ڈی این اے ٹسٹ ۲۴
- ۱۱- دماغی موت ۲۵
- ۱۲- یوٹھیزیا ۲۶

۲۷

۱۳- پلاسٹک سرجری

۲۸

۱۴- اعضاء و اجزاء انسانی کا عطیہ



پیش لفظ

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا جس کا مقصد اس عہد میں پیدا ہونے والے مسائل کا شرعی حکم دریافت کرنا اور رواجی اور سماجی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے اثرات کو سامنے رکھتے ہوئے بعض قدیم مسائل پر غور کرنا ہے، نے اپنے سمیناروں میں طبی مسائل کو.....، اکیڈمی کے سمیناروں میں..... طبی مسائل زیر بحث آئے ہیں ان کی تعداد ۱۴ ہے اور یہ بہت ہی اہم ہیں، اور اکیڈمی سے شائع ہونے والی تجاویز ”اہم فقہی فیصلے“ کے ذیل میں شائع ہو چکی ہیں۔

مناسب سمجھا گیا کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی اور پیشوں سے متعلق اکیڈمی کے فیصلوں کو الگ الگ عنوان کے تحت کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جائے تاکہ عام مسلمانوں کو اپنی ضرورت اور ذوق کے مطابق ان سے استفادہ کا موقع ملے، اسی مناسبت سے طبی مسائل سے متعلق اکیڈمی

کے فیصلوں پر مشتمل یہ رسالہ الگ سے شائع کیا جا رہا ہے، امید کہ اس طرح اس کے نفع کا دائرہ زیادہ وسیع ہو سکے گا اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اکیڈمی کا پیغام پہنچ سکے گا۔ واللہ ولی التوفیق وهو المستعان۔

خالد سیف اللہ رحمانی

(جنرل سکریٹری، اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

...../۲۰۱۵ء...../۲۰۱۶ء

طبی مسائل

{1•}

طبی اخلاقیات اور اطباء کے فرائض

۱: الف- علاج کرنے کا حق اس شخص کو حاصل ہے جو فن کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار ہو، اور اس کے علم اور تجربہ کی کسی مستند و معتبر ذریعہ نے تصدیق کی ہو، صحیح علم و تجربہ کے بغیر علاج معالجہ کرنا جائز نہیں۔

ب- جس شخص کو علاج معالجہ کی شرعاً اجازت نہیں ہے، اگر اس کے علاج کی وجہ سے مریض کو غیر معمولی ضرر لاحق ہو جائے تو ضمان عائد ہوگا۔

۲- اگر کسی مستند معالج نے علاج میں کوئی کوتاہی کی اور اس کی وجہ سے مریض کو ضرر پہنچ گیا تو معالج ضامن ہوگا۔

۳- اس طرح قدرت کے باوجود مریض یا اس کے اولیاء کی اجازت کے بغیر اگر ڈاکٹر مریض کا آپریشن کر دے اور آپریشن مضر یا مہلک ثابت ہو تو ضمان لازم آئے گا۔

۴- اگر مریض بے ہوش ہے اور اس کے اولیاء وہاں موجود نہ ہوں اور ڈاکٹر یہ محسوس کرتا ہو کہ اس کی جان یا عضو کی حفاظت کے لئے فوری آپریشن ضروری ہے، اور اس نے اجازت کے بغیر آپریشن کر دیا مگر مریض کو نقصان پہنچ گیا تو ڈاکٹر ضامن نہ ہوگا۔

۵- اگر کسی شخص کے رشتہ نکاح کی بات چل رہی ہے اور وہ کسی مرض یا عیب میں مبتلا ہے جس پر مطلع ہونے کے بعد محتوبہ عورت اس سے نکاح کرنے پر راضی نہ ہوگی، ڈاکٹر کو اپنے مریض کے مرض یا عیب کا علم ہے، اس صورت میں اگر عورت یا اس کا ولی ڈاکٹر سے ملاقات

کر کے مریض کے مرض یا عیب کے بارے میں رشتہ نکاح کے حوالہ سے مریض کی صحیح صورت حال معلوم کرنا چاہیں تو ڈاکٹر کے لئے ضروری ہے کہ صحیح صورت حال کی خبر دے دے، لیکن ڈاکٹر سے اگر اس بارے میں عورت یا اس کے اولیاء نے رابطہ قائم نہیں کیا تو اس کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ عورت یا اس کے اولیاء کو اس مرض یا عیب کی اطلاع دے۔

۶- ڈرائیور کی بینائی کے متاثر ہونے کی صورت میں ڈاکٹر پر ضروری ہوگا کہ وہ متعلقہ محکمہ کو باخبر کر دے، اسی طرح ہوائی جہاز کا پائلٹ یا ٹرین اور بس کا ڈرائیور اگر نشہ کا عادی ہو اور اس سے مسافروں کو خطرہ لاحق ہو تو ڈاکٹر پر لازم ہوگا کہ وہ متعلقہ محکمہ کو آگاہ کر دے۔

۷- اگر ڈاکٹر کو اپنے مریض کے جرم کی اطلاع ہو اور جرم میں کوئی بے گناہ شخص ماخوذ ہو رہا ہو تو اس بے گناہ شخص کی براءت کے لئے ڈاکٹر پر حقیقت حال کا اظہار ضروری ہے، رازداری سے کام لینا اس کے لئے جائز نہ ہوگا۔



ضبط ولادت

- ۱- کوئی بھی ایسا عمل جس کا مقصد نسل انسانی کے سلسلے کو منقطع یا محدود کرنا ہو اسلام کے بنیادی تصورات کے خلاف اور ناجائز ہے۔
- ۲- بطور فیشن خاندان کو مختصر رکھنے یا تجارت و ملازمت کی مشغولیتوں کے متاثر ہونے یا سماجی دلچسپیوں میں رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ سے اولاد کی ذمہ داری سے انکار و گریز کو شرع اسلامی کسی حال میں قبول نہیں کر سکتی۔
- ۳- جو خواتین بلند معیار زندگی کے حصول یا زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی خاطر نوکریاں کرنا چاہتی ہیں اور اپنے مقصد تخلیق اور اس مقدس فریضے کو بھول جاتی ہیں جو قدرت نے نسل انسانی کی ماں کی حیثیت سے ان پر عائد کیا، ان مقاصد کی خاطر خاندان کو محدود کرنے کا تصور قطعاً غیر اسلامی ہے۔
- ۴- جو بچہ موجود ہے اس کی پرورش، رضاعت، اور نشوونما میں اگر ماں کے جلد حاملہ ہونے کی وجہ سے نقصان کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں مناسب وقفہ قائم رکھنے کی خاطر عارضی مانع حمل تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔
- ۵- دائمی منع حمل کی تدابیر کا استعمال مردوں کے لئے کسی بھی حال میں درست نہیں ہے، عورتوں کے لئے بھی منع حمل کی مستقل تدابیر ممنوع ہیں، سوائے ایک صورت کے۔ وہ استثنائی صورت یہ ہے کہ ماہر قابل اعتماد اطباء کی رائے میں اگلا بچہ پیدا ہونے کی صورت میں عورت کی جان جانے یا کسی عضو کے تلف ہو جانے کا ظن غالب ہو، تو اس صورت میں عورت کا آپریشن

کر دینا تاکہ استقرار حمل نہ ہو سکے جائز ہے۔

۶- عارضی منع حمل کی تدابیر اور ادویہ کا استعمال بھی عام حالت میں جائز نہیں۔

۷- چند استثنائی صورتوں میں عارضی منع حمل کی تدابیر و ادویہ کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لئے درست ہے، مثلاً:

☆ عورت بہت کمزور ہے۔ ماہر اطباء کی رائے میں وہ حمل کی متحمل نہیں ہو سکتی اور حمل ہونے سے اسے شدید ضرر لاحق ہونے کا قوی اندیشہ ہو۔
☆ ماہر اطباء کی رائے میں عورت کو ولادت کی صورت میں ناقابل برداشت تکلیفوں اور ضرر میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔



اعضاء کی پیوند کاری

۱- کسی انسان کا کوئی عضو نا کارہ ہو چکا ہو اور اس عضو کے عمل کو آئندہ جاری رکھنے کے لئے کسی متبادل کی ضرورت ہو تو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے:

الف- غیر حیوانی اجزاء کا استعمال۔

ب- ایسے جانوروں کے اعضاء کا استعمال جن کا کھانا شرعاً جائز ہے اور جو بطریقہ شرعی ذبح کئے گئے ہوں۔

ج- جان کی ہلاکت یا عضو کے ضائع ہونے کا قوی خطرہ ہو اور اس مطلوبہ عضو کا بدل صرف ایسے جانوروں میں ہی مل سکتا ہے جن کا کھانا حرام ہے، یا حلال تو ہے لیکن بطریق شرعی ذبح نہیں کئے گئے ہیں، تو ایسی صورت میں ان غیر ماکول اللحم یا ماکول اللحم مگر غیر مذبوح جانوروں کے اعضاء کا استعمال جائز ہے۔

اور اگر جان یا عضو کی ہلاکت کا شدید خطرہ نہ ہو تو خنزیر کے اجزاء کا استعمال جائز نہیں۔

۲- اسی طرح ایک انسان کے جسم کا ایک حصہ اسی انسان کے جسم میں بوقت حاجت استعمال کیا جانا جائز ہے۔

۳- اعضاء انسانی کا فروخت کرنا حرام ہے۔

۴- اگر کوئی مریض ایسی حالت میں پہنچ جائے کہ اس کا کوئی عضو اس طرح بے کار ہو کر رہ گیا ہے کہ اگر اس عضو کی جگہ کسی دوسرے انسان کا عضو اس کے جسم میں پیوند نہ کیا جائے تو قوی خطرہ ہے کہ اس کی جان چلی جائے گی، اور سوائے انسانی عضو کے کوئی دوسرا متبادل اس کمی کو پورا

نہیں کر سکتا، اور ماہر قابل اعتماد اطباء کو یقین ہے کہ سوائے عضو انسانی کی پیوندکاری کے کوئی راستہ اس کی جان بچانے کا نہیں ہے، اور عضو انسانی کی پیوندکاری کی صورت میں ماہر اطباء کو ظن غالب ہے کہ اس کی جان بچ جائے گی اور متبادل عضو انسانی اس مریض کے لئے فراہم ہے، تو ایسی ضرورت، مجبوری اور بے کسی کے عالم میں عضو انسانی کی پیوندکاری کرا کر اپنی جان بچانے کی تدبیر کرنا مریض کے لئے مباح ہوگا۔

۵- اگر کوئی تندرست شخص ماہر اطباء کی رائے کی روشنی میں اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اگر اس کے دو گردوں میں سے ایک گردہ نکال لیا جائے تو بظاہر اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اور وہ اپنے رشتہ دار مریض کو اس حال میں دیکھتا ہے کہ اس کا خراب گردہ اگر نہیں بدلا گیا تو بظاہر حال اس کی موت یقینی ہے اور اس کا کوئی متبادل موجود نہیں ہے تو ایسی حالت میں اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ بلا قیمت اپنا ایک گردہ اس مریض کو دے کر اس کی جان بچالے۔

۶- اگر کسی شخص نے ہدایت کی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے اعضاء پیوندکاری کے لئے استعمال کئے جائیں، جسے عرف عام میں وصیت کہا جاتا ہے، از روئے شرع اسے اصطلاحی طور پر وصیت نہیں کہا جاسکتا اور ایسی وصیت اور خواہش شرعاً قابل اعتبار نہیں۔
(نوٹ: مولانا برہان الدین سنہجلی صاحب کو دفعہ ۴، ۵ سے اتفاق نہیں ہے)۔



ایڈز

- ۱- اگر کوئی مرد ایڈز کا مریض ہو، مگر اس نے اپنا مرض ظاہر کئے بغیر کسی خاتون سے نکاح کر لیا تو ایسی صورت میں عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوگا۔
اور اگر نکاح کے بعد مرد اس بیماری میں مبتلا ہو جائے اور خطرناک حد تک پہنچ جائے تو خاتون کے لئے فسخ نکاح کا حق ہوگا۔
- ۲- ایڈز کی مریضہ اگر حاملہ ہو جائے اور مستند ڈاکٹروں کی رائے میں غالب گمان یہ ہے کہ بچہ بھی اس مرض سے متاثر ہوگا، تو ایسی صورت میں حمل میں جان آنے سے پہلے جس کی مدت فقہاء نے ۱۲۰ دن لکھی ہے، اسقاط کرانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔
- ۳- ایڈز کے مریض کو اگر مرض نے پورے طور پر اپنی گرفت میں لے لیا ہو اور وہ زندگی کے معمولات کو ادا کرنے سے معذور ہو گیا ہو تو ایسے شخص کو مرض موت کا مریض سمجھا جائے گا۔
- ۴- ایڈز کے مریض کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر والوں یا متعلقین کو اس مرض سے مطلع کر دے اور خود بھی احتیاطی تدابیر ملحوظ رکھے۔
- ۵- ایڈز کا مریض اگر اپنے مرض کو چھپانے پر ڈاکٹر سے اصرار کر رہا ہے اور ڈاکٹر کی رائے میں اس کے مرض کو راز میں رکھنے سے اس کے اہل خانہ، متعلقین اور سماج کو ضرر لاحق ہونے کا قوی اندیشہ ہے تو ڈاکٹر کی ذمہ داری ہے کہ محکمہ صحت اور متعلقہ حضرات کو اس کی اطلاع کر دے۔
- ۶- ایڈز اور دوسرے متعدی امراض میں مبتلا افراد کے بارے میں ان کے اہل خانہ،

متعلقین اور سماج کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کو تہا اور بے سہارا نہ چھوڑیں، طبی احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی پوری نگہداشت کریں اور انہیں علاج معالجہ اور احتیاطی تدابیر فراہم کرنے میں پورا تعاون کریں۔

۷- ایڈز زدہ بچے بچیوں کو تعلیم سے محروم کرنا درست نہیں ہے، ضروری احتیاطی طبی تدابیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی تعلیم و تربیت کا نظم کیا جائے۔

۸- طاعون زدہ علاقہ میں آمدورفت پر پابندی مستحسن چیز ہے، البتہ ضرورت و مجبوری کے حالات مذکورہ پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔

۹- ایڈز کے مرض میں مبتلا شخص کا اپنے مرض کی نوعیت سے واقف ہونے کے باوجود اس مرض کو کسی بھی صحت مند انسان کی طرف عمداً منتقل کرنا حرام ہے اور ایسا کرنا گناہ کبیرہ ہے، اس طرح کے عمل کا مرتکب اس عمل کی نوعیت اور اس کے فرد یا معاشرے پر بُرے اثرات پڑنے کے اعتبار سے سزا کا مستحق ہے۔



کلوننگ

- ۱- کلوننگ کے سلسلہ میں جو تفصیلات اور صورتیں اب تک سامنے آئی ہیں، اور ان کی وجہ سے جن اخلاقی اور سماجی نقصانات کا خطرہ ہے ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے کسی بھی طریقہ پر انسانی کلوننگ حرام ہے۔
- ۲- نباتات و حیوانات میں ایسی کلوننگ جو انسانی مفاد میں ہو اور جو انسان کے لئے دینی اخلاقی اور جسمانی اعتبار سے مضرت رساں نہ ہو، جائز ہے۔
- ۳- اسلامک فقہ اکیڈمی کا یہ سمینار حکومت ہند سے اپیل کرتا ہے کہ ایسے قوانین وضع کئے جائیں جن کی رو سے ملکی یا غیر ملکی تحقیقاتی ادارے یا تجارتی کمپنیاں ہمارے ملک کو انسانی کلوننگ کی تجربہ گاہ نہ بنائیں۔



جلاٹین

۱- جلاٹین ایک نامیاتی (Organic) مرکب ہے، جو ایک قسم کا پروٹین ہے۔ یہ جانوروں کی کھال اور ہڈیوں میں موجود ایک دیگر قسم کے پروٹین کولاجن (Collagen) سے کیمیائی تبدیلیوں کے بعد بنایا جاتا ہے۔ جو کیمیائی اور طبعی طور سے کولاجن سے یکسر مختلف ایک نئی قسم کے پروٹین کی شکل اختیار کر لیتا ہے، اور اپنی رنگت، بو، ذائقہ اور کاصیات میں بھی کولاجن سے جدا ہوتا ہے۔

۲- شریعت نے جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے اگر ان کی حقیقت اور ماہیت تبدیل ہو جائے تو ان کا سابق حکم باقی نہیں رہتا ہے۔ کسی شے کے وہ خصوصی اور بنیادی اوصاف جن سے اس شے کی شناخت ہوتی ہے، وہی اس شے کی حقیقت و ماہیت ہیں۔ اکیڈمی کے سامنے فنی ماہرین کے ذریعہ جو تحقیق سامنے آئی ہے، اس کے مطابق جلاٹین میں ان جانوروں کی کھالوں اور ہڈیوں کی حقیقت باقی نہیں رہتی ہے جن کے کولاجن سے جلاٹین بنایا جاتا ہے۔ بلکہ وہ ایک نئی حقیقت کے ساتھ نئی چیز ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔ ماہرین کی رائے میں اختلاف کے پیش نظر شرکاء سمینار میں سے مولانا بدر الحسن قاسمی نے حرام جانوروں کے اجزائے جسم سے حاصل شدہ جلاٹین کے استعمال سے گریز کرنے کو ترجیح دی۔

۳- فقہاء کے اختلاف اور غذائی اشیاء کی اہمیت و نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے سمینار مسلمان صنعت کاروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ حلال جانور اور اس کے حلال اور پاک اجزاء سے جلاٹین تیار کریں، تاکہ اس کے حلال و پاک ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔

الکحل

۱- الکحل ایک کیمیائی مادہ ہے، جو مختلف پھلوں اور اناج کے نشاستہ (Carbohydrate) یا شکر سے بنایا جاتا ہے، اس کی بہت ساری قسمیں ہیں جن میں صرف ایک قسم نشہ آور ہے۔

۲- بعض دواؤں میں ایٹھائیٹیل الکحل (Ethyl Alcohol) کا استعمال ہوتا ہے، یہ الکحل نشہ آور ہے، اور دوا میں شامل ہونے کے بعد بھی اس کی حقیقت نہیں بدلتی لیکن علاج و معالجہ کے باب میں شریعت نے جو سہولت روا رکھی ہے اس کے تحت مجبوراً الکحل آمیز ادویہ کا استعمال درست ہے۔

۳- عطریات میں جو الکحل استعمال ہوتا ہے، فنی ماہرین کی تحقیق و اطلاع کے مطابق وہ نشہ آور نہیں ہے۔ اس لئے یہ ناپاک نہیں ہے۔



میڈیکل انشورنس

شریعت اسلامی میں جوئے کی کوئی بھی شکل جائز نہیں۔ اس وقت میڈیکل انشورنس کی جو صورت رائج ہے وہ اپنے نتیجے کے اعتبار سے جو میں شامل ہے اور اس نے علاج کو خدمت کے بجائے نفع آور تجارت بنا دیا ہے۔ اس پس منظر میں سمینار نے میڈیکل انشورنس کے بارے میں درج ذیل فیصلے کئے ہیں:

۱- میڈیکل انشورنس، انشورنس کے دوسرے تمام شعبوں کی طرح بلاشبہ مختلف قسم کے ناجائز امور پر مشتمل ہے، لہذا عام حالات میں میڈیکل انشورنس ناجائز ہے اور اس حکم میں سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲- اگر قانونی مجبوری کے تحت میڈیکل انشورنس لازمی ہو تو اس کی گنجائش ہے، لیکن جمع کردہ رقم سے زائد جو علاج میں خرچ ہو، صاحب استطاعت کے لئے اس کے بقدر بلانیت ثواب صدقہ کرنا واجب ہے۔

۳- موجودہ مروج انشورنس کا متبادل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ممکن ہے اور آسان صورت یہ ہے کہ مسلمان ایسے ادارے و نظام قائم کریں، جن کا مقصد علاج و معالجہ کے ضرورت مندوں کی ان کی ضرورت کے مطابق مدد کرنا ہو۔



جنیٹک ٹسٹ

موجودہ سائنسی ترقی نے انسانیت کو بہت سے فائدے پہنچائے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسانی نقطہ نظر سے اس میں بعض منفی پہلو بھی موجود ہیں، اسی سلسلے کی ایک کڑی جنیٹک سائنس اور DNA ٹسٹ ہے، چنانچہ جنیٹک سائنس کے سلسلے میں جو تجویزیں پاس ہوئیں، وہ اس طرح ہیں:

۱- اگر جنیٹک ٹسٹ کے ذریعہ ثابت ہو جائے کہ رحم مادر میں پرورش پانے والا بچہ ایسا ناقص العقل اور ناقص الاعضاء ہے جو ناقص علاج ہے اور پیدائش کے بعد اس کی زندگی ایک بوجھ اور اس کے اور گھر والوں کے لئے تکلیف دہ رہے گی، تو ایسی صورت میں حمل پر ایک سوئیس دن گزرنے سے پہلے پہلے والدین کے لئے اس کا اسقاط جائز ہے۔

۲- اگر جنیٹک ٹسٹ کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کسی شخص کی اگلی نسل میں پیدائشی نقائص کے امکانات ہیں، تو اس اندیشہ کے پیش نظر سلسلہ تولید کو روکنا قطعاً ناجائز ہے۔

۳- اگر جنیٹک ٹسٹ کے ذریعہ کسی شخص کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ وہ آئندہ جنون یا کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو سکتا ہے جو شرعاً نكاح کا سبب ہے تو نكاح کے لئے محض یہ ٹسٹ کافی نہیں ہوگا۔

۴- علاج کی غرض سے امراض کی شناخت اور تحقیق کے لئے جنیٹک ٹسٹ کرانا اور اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔



ڈی این اے ٹسٹ

- ڈی این اے (DNA) ٹسٹ کے سلسلے میں سمینار نے حسب ذیل فیصلے کئے ہیں:
- ۱- جس بچے کا نسب شرعی اصول کے مطابق ثابت ہو اس کے بارے میں ڈی این اے ٹسٹ کے ذریعہ اشتباہ پیدا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔
 - ۲- اگر کسی بچے کے بارے میں چند دعوے دار ہوں اور کسی کے پاس واضح شرعی ثبوت نہ ہو تو ایسے بچے کا نسب ڈی این اے ٹسٹ کے ذریعہ متعین کیا جاسکتا ہے۔
 - ۳- جو جرائم موجب حدود و قصاص ہیں ان کے ثبوت کے لئے منصوص طریقوں کے بجائے ڈی این اے ٹسٹ کا اعتبار نہیں ہوگا۔
 - ۴- حدود و قصاص کے علاوہ دوسرے جرائم کی تفتیش میں ڈی این اے ٹسٹ سے مدد لی جاسکتی ہے اور قاضی ضرورت محسوس کرے تو اس پر مجبور بھی کر سکتا ہے۔



موت کی حقیقت اور مصنوعی آلہ تنفس

۱- جب سانس کی آمد و رفت پوری طرح رک جائے اور موت کی علامات ظاہر ہو جائیں تب ہی موت کے واقع ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور اسی وقت سے موت سے متعلق وصیت کا نفاذ، میراث کا اجراء اور عدت کا آغاز وغیرہ احکام جاری ہوں گے۔

۲- اگر مریض مصنوعی آلہ تنفس پر ہو، لیکن ڈاکٹر اس کی زندگی سے مایوس نہ ہوئے ہوں اور امید ہو کہ فطری طور پر تنفس کا نظام بحال ہو جائے گا تو مریض کے ورثہ کے لئے اسی وقت مشین کا ہٹانا درست ہوگا جب کہ مریض کی املاک سے اس علاج کو جاری رکھنا ممکن نہ ہو، نہ ورثہ ان اخراجات کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور نہ اس علاج کو جاری رکھنے کے لئے کوئی اور ذریعہ میسر ہو۔

۳- اگر مریض آلہ تنفس پر ہو اور ڈاکٹروں نے مریض کی زندگی اور فطری طور پر نظام تنفس کی بحالی سے مایوسی ظاہر کر دی ہو تو ورثہ کے لئے جائز ہوگا کہ مصنوعی آلہ تنفس علاحدہ کر دیں۔



یوتھنیز یا کا حکم

شریعت اسلامی میں انسانی جان کی بڑی اہمیت ہے اور حتی المقدور اس کی حفاظت خود اس شخص کا اور دوسروں کا فریضہ ہے، اس لئے:

۱- کسی مریض کو شدید تکلیف سے بچانے یا اس کے متعلقین کو علاج اور تیمارداری کی زحمت سے نجات دلانے کے لئے عمداً ایسی تدبیر کرنا کہ جس سے اس کی موت واقع ہو جائے حرام ہے اور یہ قتل نفس کے حکم میں ہے۔

۲- ایسے مریض کو گو مہلک دوا نہ دی جائے مگر قدرت کے باوجود اس کا علاج ترک کر دیا جائے تاکہ جلد سے جلد اس کی موت واقع ہو جائے، یہ بھی جائز نہیں ہے۔



پلاسٹک سرجری

- ۱- جسمانی عیب دور کرنے کے لئے پلاسٹک سرجری جائز ہے، اور عیب سے مراد جسم میں پائی جانے والی ایسی صورت ہے، جو معروف و معتاد اور عمومی تخلیقی کیفیت سے مختلف ہو، چاہے پیدائشی عیب ہو یا بعد میں پیدا ہو جائے۔
- ۲- جسمانی تکلیف کے ازالہ کے لئے — اگر ڈاکٹر کا مشورہ ہو — پلاسٹک سرجری جائز ہے۔
- ۳- درازی عمر کی وجہ سے طبعی طور پر انسان کی ظاہری حیثیت میں جو تغیر آتا ہے، جیسے جھریوں کا پیدا ہو جانا وغیرہ، ان کو ختم کرنے کے لئے پلاسٹک سرجری جائز نہیں۔
- ۴- ناک اور دوسرے اعضاء، خلقی طور پر کم خوبصورت اور غیر متناسب ہوں؛ مگر انسان کی عمومی معتاد خلقت کے دائرہ سے باہر نہ ہوں تو زینت اور محض خوبصورتی کے لئے پلاسٹک سرجری جائز نہیں۔
- ۵- اپنی شناخت چھپانے کے لئے پلاسٹک سرجری جائز نہیں، سوائے اس کے کہ مظلوم کو ظالم سے بچنے کے لئے ایسا کرنا پڑے۔



اعضاء و اجزاء انسانی کا عطیہ

انسانی اعضاء و اجزاء کے عطیہ سے متعلق تمام مقالات کے جائزے اور مباحث کے بعد سمینار یہ محسوس کرتا ہے کہ اس موضوع کا تعلق جہاں شرعی احکام سے ہے وہیں طبی جدید سہولیات اور تحقیقات سے بھی ہے، اس سمت میں آئے دن نئی تحقیقات سامنے آرہی ہیں اس لئے بتدریج شرعی احکام بھی آتے رہیں گے۔ اس وقت تک کی جو جدید طبی تحقیقات سامنے آئی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے درج ذیل تجاویز سمینار نے طے کئے ہیں:

۱- خون انسانی جسم کا ایک اہم اور بنیادی جزء ہے جس سے حیات انسانی کا بقا مر بوط ہے، اگر کسی انسان کو خون کی ضرورت پڑ جائے اور ماہر ڈاکٹر کی تجویز ہو کہ اس کے لئے خون ناگزیر ہے تو انسانی جان بچانے کے لئے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان یا غیر مسلم کو عطیہ کرنا جائز ہے، اسی طرح کسی مسلمان کے لئے اس سے لینا بھی جائز ہے۔

۲- ایسے بلڈ بینک جہاں لوگ رضا کارانہ طور پر خون کا عطیہ دیتے ہیں اور وہ بینک ضرورت مندوں کو مفت خون فراہم کرتے ہیں وہاں مسلمان کے لئے خون کا عطیہ کرنا جائز ہے۔

۳- رضا کارانہ بلڈ کیمپ لگانا اور بلڈ بینک قائم کرنا بھی انسانی ضرورت کے پیش نظر جائز ہے اور یہ انسانی خدمت میں شامل ہے۔

۴- ایسے نازک موقع پر جہاں خون کا عطیہ نہ کرنے کی صورت میں جان کا خطرہ ہے وہاں مطلوبہ گروپ کے حامل موجود شخص کے لئے اپنا خون عطیہ کرنا ایک اہم انسانی فریضہ اور شرعاً پسندیدہ عمل ہے۔

- ۵- موجودہ طبی تحقیق کے مطابق زندہ شخص کے جگر کے بعض حصہ کو دوسرے ضرورت مند انسان کو منتقل کرنا ممکن ہو گیا ہے اور عطیہ کرنے والے کے جگر کے بقیہ بچے ہوئے حصے کا چند مہینوں میں مکمل ہو جانا تجربہ میں آچکا ہے، اس لئے جگر کی منتقلی اور پیوند کاری اپنے کسی عزیز یا دوست کے لئے رضا کارانہ طور پر جائز ہے، البتہ خرید و فروخت قطعاً جائز نہیں ہے۔
- ۶- انسانی دودھ کا بینک قائم کرنا جائز نہیں، اگر بینک قائم ہو تو اس میں دودھ جمع کرنا اور اس میں کسی طرح کا تعاون کرنا بھی جائز نہیں ہے۔
- ۷- مرد یا عورت کے مادہ تولید کا بینک قائم کرنا یا کسی مرد یا خاتون کا کسی بینک کو یا کسی ضرورت مند کو مادہ تولید فروخت کرنا یا بلا قیمت فراہم کرنا یا لینا حرام ہے۔
- ۸- زندہ شخص کی آنکھ کا قرنیہ دوسرے ضرورت مندوں کے لئے منتقل کرنا جائز نہیں ہے، البتہ مردہ کا قرنیہ کسی ضرورت مند کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں اس سلسلہ میں فیصلہ کو موخر کیا جاتا ہے۔



